۴۸۶

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

کیا غوثِ اعظم وہابی تھے؟

مصنف

شیخ الحدیث علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہٗ

کیا غوث اعظم وہابی تھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَابْنِهِ الْغَوْثِ الْبَاهِرِ السُّلْطَانِ مُحْيِ الدِّيْنِ السَّيِّدِ عَبْدِالْقَادِرِ الْجِيْلَانِيْ قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِيْ وَعَلٰى اَوْلِيَآءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

اما بعد! کسی نے مجھ سے سوال کیا کہ۔

کیا غوث جیلانی وہابی تھے

اور خود میں نے بھی اپنے پڑوسی خطیب سے بارہا سنا کہ تمہارے پیر پیران تو ہمارے ہم مذہب یعنی وہابی غیر مقلد تھے (معاذ اللہ) میں نے اپنی جماعت اور سائل کو تسلی دی کہ یہ ان کی طفل تسلی ہے بلکہ یہود و نصاریٰ کی وراثت کہ وہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے کہتے کہ (معاذ اللہ) ابراہیم علیہ السلام یہودی و نصرانی تھے تو جیسے اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم کے زمانے میں یہودیت و نصرانیت کا نشان تک نہ تھا اور ابراہیم علیہ السلام نبی و خلیل تھے۔ ایسے ہی ہم کہیں گے کہ غوث اعظم میں وہابیت کا نام تک نہ تھا اور سیدنا غوث اعظم پیران پیر تھے لیکن چونکہ یہ لوگ عوام کو بہکانے کے استاد ہیں کہ جو بات منوانا چاہیں ہزاروں جھوٹ بول کر بھی منوانے کی سعی فام کرتے ہیں کچھ اس مسئلہ میں بھی انکا یہی

وطیرہ ہے لیکن ہر زمانہ میں چور ہوتے ہیں تو ساتھ انکے لیے سرکوب بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لکل فرعون موسیٰ۔ (ہر فرعون کے لیے موسیٰ ہوتا ہے) عربی کا مشہور مقولہ ہے۔ اگرچہ شروع میں اس غلط نسبت کو خوب اچھالا گیا لیکن ہمارے علماء و مشائخ کو اللہ خوش رکھے ہر جگہ ان کی ناکہ بندی کر دی۔ دلائل سے عوام کو مطمئن کیا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ چونکہ فقہ میں امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مقلد تھے اسی لیے ان کی فقہ کے مطابق رفع یدین کا ذکر غنیۃ الطالبین میں ہے اور یہ ضروری نہیں کہ جو بھی رفعیدین کرے اور آمین بالجہر کہے وہ وہابی ہے اگر ان کا یہ قاعدہ مان لیا جائے تو کل شیعہ مالکی فقہ پر عمل کرنے والوں کے لیے دعویٰ کردیں گے کہ یہ شیعہ ہیں اس لیے کہ یہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں خوب جتنا رنگ کے کالے سب باپ کے سالے۔ اس رسالہ میں وہابیوں غیر مقلدین کے ان تمام سوالات کے جوابات جمع کئے گئے ہیں جو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے لیے وہابی ہونے کے اوہام وہابیوں کے دماغ میں جمع ہوتے ہیں اسی لیے اسکا نام ہے "الضربات الاولیائیہ علی اعناق الوہابیہ" عرف کیا غوث اعظم وہابی تھے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ وصلی اللہ علی حبیبہ الکریم الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین

فقط والسلام

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ بہاولپور پاکستان

۲۷ صفر ۱۴۱۱ھ بروز شنبہ

بڑھیا کا بیڑا نامی رسالہ بڑے عرصہ سے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوتا چلا آ
رہا ہے دو جنوں بار چھپا ہے باوجودیکہ مدت سے اسکے ابتداء میں مخالفین کو اس کی تردید
کی دعوت بھی دی گئی ہے لیکن بفضلہ تعالٰی مخالفین کی طرف سے کسی قسم کی تردید دیکھنے
سننے میں نہیں آئی۔ "السکوت من الرضا" تائید سمجھی جاتی ہے اسی لیے فقیر اس
سے بھی تردید لکھنے سے بے فکر ہو گیا لیکن صدی کی تبدیلی پر مخالفین نے رنگ بدل کر
پرانے سوالات ملا کر جدید بے ڈھب اعتراضات شائع کرنے شروع کر دیئے ہیں فقیر

ع وہی رفتار بے ڈھنگی جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے۔

کا تصور کر کے اپنے دوسرے مشاغل میں لگا رہا لیکن کارکنان مکتبہ اویسیہ رضویہ
نے رسالہ مذکورہ کے جدید ایڈیشن کی اشاعت پر چند ضروری سوالات کے جوابات
لکھنے پر مجبور فرمایا۔ اگرچہ یہ سوالات مع جوابات فقیر نے اپنی کتاب "ہدیۃ السالکین فی
غنیۃ الطالبین" میں لکھ دیئے ہیں۔ لیکن رسالہ ہذا کی مناسبت پر چند سوالات مع
جوابات یہاں عرض کرتا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

سوال ۱۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نماز میں رفع یدین کرتے تھے تم حنفی (بریلوی)
ان کے خلاف کیوں؟ ان کے اس عمل سے تو ثابت ہوتا ہے کہ وہ بھی اہلحدیث
وہابی تھے۔ (معاذ اللہ)

جواب: یہ سوال عموماً وہابی غیر مقلدین عوام اہلسنت کے بہکانے کی غرض سے پیش کرتے ہیں اہل علم کے سامنے ایسی بات کرنے سے شرماتے ہیں۔ غیر مقلدین (کو غنیۃ الطالبین) نامی کتاب سے دھوکہ لگا ہے اور وہ دھوکہ صرف کم علمی کی وجہ سے ہے ورنہ محققین علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ یہ کتاب سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ کی نہیں۔

۱۔ شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہرگز نہ ثابت شدہ کہ ایں تصنیف آنجناب است اگرچہ انتساب بآنحضرت دارد ۱۲ (حاشیہ نبراس)

بڑی تحقیق کے بعد کہیں سے یہ ثبوت نہیں ملا کہ غنیۃ الطالبین سیدنا غوث اعظم جیلانیؒ کی تصنیف ہے اگرچہ اس کا انتساب ان کی طرف منسوب ہے۔

۲۔ حضرت علامہ مولانا عبد العزیز پرہاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ولا یغرنك وقوعه فی غنیة الطالبین منسوبة الی الغوث اعظم عبد القادر جیلانی قدس سره العزیز غیر صحیحة والاحادیث الموضوعة فیها وافرة (شرح شرح العقائد بالنبراس ص ۵۵۸) (وکوثر النبی از موصوف مذکورہ ترجمہ)

تجھے اس سے دھوکہ نہ ہو کہ بعض مسائل غنیۃ الطالبین میں احناف کے خلاف ہیں اور وہ غنیۃ سیدنا غوث پاک کی طرف منسوب ہے یہ انتساب تو بالکل ہی غلط ہے۔ کیونکہ اس میں بہت سی احادیث من گھڑت وموضوع درج ہیں۔

۳۔ مولانا عبد الحی لکھنوی فرماتے ہیں

ان الغنیة لیس من تصانیف الشیخ محی الدین رضی اللہ عنه

غنیۃ الطالبین حضرت شیخ محی الدین جیلانی ہرگز نہیں ان کی تصانیف میں

انہ لم یثبت ان الغنیہ من تصانیفہ وان اشتہر انتسابہا الیہ (الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل)	اس کا نام ونشان نہیں تھا۔ اگرچہ اس کا انتساب ان کی طرف مشہور ہے۔

۴۔ فتاویٰ نظامیہ ص ۲۳۵ ج ۲ مشمولہ جامع الفتاویٰ میں ہے کہ بڑے بڑے علماء دین ومؤرخین نے لکھا ہے کہ یہ کتاب حضرت سید عبدالقادر جیلانی کی نہیں ہے یہ کوئی اور عبدالقادر ہے۔ اگر غنیۃ الطالبین سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تصنیف وہابیہ غیر مقلدین کو تسلیم ہے اور صرف اسی کے بل بوتے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو اپنا ہم مسلک سمجھتے ہیں تو پھر یہ سودا نہیں گھاٹے کا ہو گا کیوں کہ غنیۃ الطالبین انکے مذہب یعنی وہابیہ کے بھی خلاف ہے۔ اس کی تفصیل آئے گی۔ (انشاء اللہ)

(جواب ۲) غنیۃ الطالبین حنبلی فقہ پر لکھی گئی ہے اور امام حنبل رضی اللہ عنہ کے اجتہاد میں رفعیدین اور آمین بالجہر ہے اور ہم ہر امام مجتہد کے اجتہاد کو حق مانتے ہیں لیکن تقلید میں اپنے امام کے اجتہاد کو ترجیح دیتے ہیں جیسا کہ بحث التقلید میں اس کی تحقیق سے واضح ہے اور صرف رفعیدین اور آمین بالجہر لے لینا اور غنیۃ الطالبین کے باقی مسائل سے منہ پھیرنا کہاں کی دیانتداری ہے کیا تؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض (کتاب کے بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔) کی بیماری کا دور تو نہیں چڑھ گیا۔ سینکڑوں مسائل غنیۃ میں ایسے ہیں جو غیر مقلدین کے لئے تلوار ہیں۔ اگر وہ ہم پر ان رفعیدین اور آمین بالجہر سے اپنے قائل کرانا چاہتے ہیں تو وہ غنیہ کے دوسرے مسائل وعقائد کو مان لیں۔ اور ان پر عمل کر دکھائیں تب ہم سمجھیں کہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ (غیر مقلدین) زہر کا پیالہ تو پی لینا منظور کر لیں گے لیکن

غلیہ کے ان عقائد و مسائل کو ہرگز تسلیم نہ کریں گے۔ ان مسائل و عقائد کا نمونہ ہم نے اپنی کتاب ہدیۃ السالکین میں لکھ دیا ہے۔

سوال ۱۔ تم لوگ غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اتنا بڑھا چڑھا کر مانتے ہو کہ (نبی علیہ السلام) کے بعد اگر کسی کا مرتبہ ہے تو وہ شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کا ہے یہاں تک کہ ہم نے کسی دیوبندی حنفی سے سنا کہ بریلوی اہلسنت شیخ مذکور کو تیسرا خدا مانتے ہیں۔ تو پھر اتنا بہت بڑے پیر کو کسی تعلید کی کیا ضرورت۔ بالخصوص امام احمد حنبل کی جب کہ تمام آئمہ اربعہ کے چہارم نمبر پر ہیں۔ وہ اتنے بڑے پیر تھے تو انہیں مسائل شرعیہ میں خود اجتہاد کرنا لازمی تھا یا مقلد بننا تھا تو کسی بڑے امام کا۔

تمہید الجواب واقعی ہم غوث اعظم کو اس طرح مانتے ہیں۔[1]

غوث اعظم درمیان اولیاء

ہمچوں مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم درمیان انبیاء علیہم السلام

لیکن جس دیوبندی نے یہ کہا کہ بریلوی اہلسنت غوث اعظم کو تیسرا خدا مانتے ہیں یہ اسکا منجملہ ان مفتریات کے ہے جس طرح تم ہمارے اوپر افترا بازی کرتے ہو جسکا جواب ہمارے ہاں صرف اتنا ہے۔ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون۔ بیشک جھوٹا افترا بے ایمان لوگ کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ جملہ اولیاء کرام سے افضل ہیں اور اولیاء سے

---

[1] یہ بھی انکا افترا ہے ورنہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو صرف اولیاء سے افضل مانتے ہیں نہ کہ انبیاء و صحابہ و اہلبیت سے۔

عرف شرعی ولایت مراد ہے اس سے صحابہ کرام و اہلبیت عظام اور امام مہدی و عیسیٰ علیہ السلام مستثنیٰ ہیں۔ اس کی تفصیل و تحقیق فقیر کی کتاب "قدم غوث اعظم بر اولیائے جملہ عالم" میں پڑھیئے۔

تحقیق الجواب ہمارا عقیدہ ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ ایک انسان اور بشر تھے لیکن ولایت و محبوبیت میں اولیاء کرام میں (باستثناء) سب پیچ اور آپ سب کے سرتاج جیسے ولایت کے درجات و مراتب و کمالات معلوم ہیں وہ متفق ہو کر بارگاہ غوثیت میں عرض کرتے ہیں۔ ؎

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

اسی بناء پر ہم غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو ولایت کے جمیع مراتب اور کمالات جامع مانتے ہیں۔ نہ ہم انہیں خدا مانتے ہیں نہ خدا کا شریک نہ جز ہاں انہیں محبوب خدا فرد مانتے ہیں اور یہی ایک مسلمان کا عقیدہ ہونا چاہیئے۔ لیکن جن کے دلوں میں مرض ہو تو ان کا علاج ہمارے پاس نہیں۔

باوجود اینہمہ الحمد للہ وہ مقلد تھے غیر مقلد نہیں تھے اس کی وہی وجہ تھی کہ ائمہ اربعہ کی تقلید پر جمیع امت کا اجماع ہو گیا پھر آپ نے اپنے نانا کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی امت میں افتراق و نفاق کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔ تاکہ آنے والی نسل کو یقین ہو کہ جب اتنا بہت بڑا غوث تقلید شخصی کے نہ صرف قائل بلکہ عامل ہیں۔ تو پھر اس

لے تفصیل فقیر کی کتاب شرح حدائق میں دیکھئے۔ ؎ باستثناء ۱۲

سے جو بھی پھریگا وہ شذ شذ فی النار۔ کا مصداق ہوگا۔ ورنہ آپ چاہتے تو اپنے اجتہاد سے آیات و احادیث سے ہزاروں مسائل کا استنباط فرماتے لیکن نہیں امت کے حال پر ترس کھاکر شیرازہ بکھارنے کے بجائے تقلید کے باب کو اور مضبوط تر بنا دیا۔ ورنہ بہجتہ الاسرار میں ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ مجتہد فی المذہب تھے آپ اجتہاد کرتے تھے ان کا اجتہاد کبھی تو مسلک شافعی پر ہوتا اور کبھی مسلک حنبلی پر۔ یہ مشہور ہے کہ آپ مذہب حنبلی پر تھے اور بغداد میں اکثریت علماء حنابلہ کی ہی تھی چونکہ امام احمد بن بھی بغداد میں رہے اس لیے انکی تعلیمات کا اثر زیادہ تھا آپکا مقبرہ بھی بغداد میں ہی ہے۔ پہلے حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالے بھی بغداد میں رہے پھر حضرت امام احمد بن حنبل کو بغداد میں چھوڑ کر خود مصر چلے گئے۔ جناب غوث الاعظم حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے بعض فقہی مسائل میں اختلاف رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنی کتاب میں بہت سے مقامات پر لکھا ہے۔ قال الامام احمد قال امامنا احمد۔ آپ حضرت امام احمد بن حنبل کے بڑے مداح تھے۔

شیخ قدوہ ابوالحسن علی بن الہیتی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سید عبدالقادر جیلانی اور شیخ بقا بن بطو کے ساتھ حضرت امام احمد بن حنبل کی قبر کی زیارت کی۔ میں نے دیکھا کہ حضرت امام حنبل بہ نفس نفیس قبر مبارک سے باہر تشریف لائے اور سیدنا عبدالقادر کو اپنے سینے سے لگایا اور ایک اعلیٰ خلعت پہنائی اور کہا۔ عبدالقادر! تو علم شریعت علم طریقت، علم حال و علم فعل الرجال اللہ تعالےٰ نے آپکے سپرد کر دیئے ہیں۔

صاحب بہجتہ الاسرار نے ایک بڑا عجیب واقعہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ عراق کے علماء کی طرف سے ایک فتویٰ آیا جس پر علماء عراق و عجم جواب دینے سے قاصر تھے صورت مسئلہ یہ تھی۔

فتویٰ غوثیہ

کیا فرماتے ہیں علمائے سادات اس انسان کے بارے میں جس نے اس شرط پر اپنی بیوی پر تین طلاق کی قسم کھالی کہ اگر وہ ایسی عبادت خداوندی کرے جس میں ساری کائنات ارضی میں اسکا اس وقت کوئی شریک نہ ہو سکے ایسے حالات میں اسے کون سی عبادت کرنا ضروری ہے اور اگر وہ نہ کر سکے تو کیا اسکی بیوی کو تین طلاق واقع ہو جائیں گی۔

آپ نے فوری طور پر جواب لکھا کہ وہ شخص فوری طور پر مکہ مکرمہ میں آئے مطاف کو خالی کرا لیا جائے اور وہ تنہا طواف کرے اس طرح اس پر قسم واقع نہیں ہوگی

(زبدۃ الآثار)

سو فقہا لاجواب

تفریح الخاطر میں ہے کہ سو فقہائے بغداد آپ کی خدمت میں اس نیت سے آئے کہ آپ پر سوالات کی بوچھاڑ کر کے لاجواب بنائیں گے لیکن جب حاضر ہوئے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ہیبت چھا گئی آپ نے خود فرمایا کہ فلاں تیرا مسئلہ یہ ہے اسکا جواب یہ ہے اور اے فلاں تیرا مسئلہ یہ ہے اور اسکا جواب یہ ہے اسی طرح تمام کو اسکے سوال کے ساتھ جواب بھی بتایا (ملخصاً) اسی لیے یہ نہ سمجھے کہ آپ صرف ولایت کے سرتاج تھے بلکہ آپ میں فقاہت اور درجۂ اجتہاد کی استعداد تھی لیکن چونکہ دورِ تقلیدی تھا اسی لیے آپ نے حد سے تجاوز نہ فرمایا تاکہ امت کو تقلید میں پختگی نصیب ہو۔ ورنہ نہ صرف بغداد بلکہ بیرون ممالک سے آپ کے ہاں شرعی فقہی سوالات کے فیوض و برکات سے لوگ بہرہ ور ہوتے تھے۔

مؤرخ تاریخ کے اوراق الٹ کر غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دور کی کیفیت دیکھے تو کہہ اٹھے گا کہ عالم اسلام کو از سر نو بہار نصیب ہوئی تو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دم قدم سے کہ آپ نے رات دن اسلام کے لیے اس کونے سے دوسرے کونے تک

دور دراز کئے اور جگہ جگہ خلفاء بھیجے یہی وجہ ہے کہ آج کے جملہ سلاسل طیبہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مرہون منت ہیں۔ کیا خوب ہے۔ ؎

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبد القادر است

سرور اولادِ آدم شاہ عبد القادر است

لطائف الغرائب میں حضرت خواجہ گیسو دراز لکھتے ہیں کہ جب حضرت غوث اعظم نے بغداد میں یہ کہا کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ تو سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری اس وقت خراسان کے پہاڑوں میں مصروف عبادت تھے آوازِ غوثیہ سن کر آپ نے ایسی گردن جھکا کر پیشانی مبارک زمین سے جا لگی اور فرمایا آپکا قدم ہمارے سر آنکھوں پر۔ آپ نے فرمایا غیاث الدین کا بیٹا معین الدین تمام اولیاء سے گردن جھکانے میں آگے ہو گیا اور وہ جلد ہی ملک ہند کا شہنشاہ بنے گا چنانچہ ہوا یہی جو آج ہم سب کو اعتراف ہے۔

سہروردیہ

شیخ ابو النجیب سہروردی رضی اللہ عنہ آپ کے ہی فیض یافتہ ہیں۔ چنانچہ جب وہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اپنے مریدین کو فرماتے کہ وضو کر لو اور اپنے دلوں کو نگاہ میں رکھو کہ اب ہم اس بارگاہ میں حاضر ہونے والے ہیں جنکا دل براہ راست اللہ سے علم حاصل کرتا ہے اور سلسلہ سہروردیہ کے بانی سیدنا شیخ الشیوخ عمر شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ فرمایا کرتے کہ جو کچھ مجھے ملا ہے وہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے صدقے ملا ہے کسی نے خوب فرمایا ؎

سلسلہ نقشبند اور شہر اجمیر و سہرورد

محور ہیں زیادہ فیضان دستگیر

نقشبندیہ

حضرت عارف باللہ عبد اللہ بلخی نے خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب کے پچیسویں باب میں لکھا ہے کہ جناب غوث الاعظم نے ایک دن

بخارا کی طرف رخ مبارک کر کے عام مجمع میں فرمایا کہ مجھے اس طرف سے ایک مرد کامل خوشبو آرہی ہے میری وفات کے ۱۵۰ سال بعد اس جانب سے ایک مرد کامل پیدا ہوگا جس کا نام بہاؤ الدین نقشبند ہوگا وہ میری نعمت خاص سے حصہ لے گا اسی لیے حضور مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ - جس کسی کو روحانی فیض ملا ہے وہ غوث اعظم سے ملا ہے اور آپ ہی مرکز ولایت اور قطبیت ہیں -

(مکتوبات امام ربانی)

سلسلہ قادریہ

یہ سلسلہ تو ہے بھی آپ سے منسوب -

خلاصہ یہ کہ آپ امور باطنہ میں مصروفیت کیوجہ سے فقہی امور میں امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کی تقلید اختیار فرمائی اور یہ آپکے شایان شان کے خلاف بھی نہیں - امام حنبل رضی اللہ عنہ کی تقلید کے انتخاب میں دو پہلو علماء کرام نے بیان فرمائے ہیں -

۱- چونکہ آپکے دور اور علاقہ میں زیادہ تر امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کی فقہ رائج تھی آپ نے افتراق و تشتت سے بچنے کے لیے انہی کا انتخاب فرمایا تاکہ کسی دوسرے امام کی تقلید پر عوام میں انتشار نہ پھیلے -

۲- چونکہ امام حنبل رضی اللہ عنہ مسلک و مذہب کی اشاعت اتنا نہ تھی - جتنا دوسرے ائمہ رضی اللہ عنہم کو رواج ہوا اسی لیے آپ نے عالم ارواح میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے استدعا کی کہ آپ ان کے مسلک کو اختیار فرمائیں تاکہ انہی کی بدولت ان کے مسلک و مذہب کو سرفرازی کا موقع نصیب ہو - بہر حال وجہ کچھ بھی ہو غوث اعظم رضی اللہ عنہ مقلد تھے - اپنے امام کی تقلید پر آپ نے رفع یدین وغیرہ کیا اس پر غیر مقلدین کو اپنے استدلال پر بجائے خوشی کے رونا چاہیئے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ مقلد تھے - اور یہ بدعتی فرقہ نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا -

صدق اللّٰہ العلی العظیم۔

لا الٰی ھٰؤلاء ولا الٰی ھٰؤلاء۔ (اللّٰہ نے سچ فرمایا کہ یہ لوگ نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے۔

امام احمد حنبل رضی اللّٰہ عنہ کی آرزو

حضرت مولانا علامہ عبدالقادر اربلی رحمہ اللّٰہ لکھتے ہیں۔ کہ ایک دن آپکے دل میں تقلید مذہب کا خیال پیدا ہوا تو اسی رات دیکھا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم بمع جمیع صحابہ کرام تشریف فرما ہیں اور امام احمد بن حنبل اپنی داڑھی پکڑ کر کھڑے نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ سے عرض کر رہے ہیں۔

یارسول اللّٰہ اپنے پیارے بیٹے محی الدین سید عبدالقادر کو فرمائیے کہ اس بڈھے کی (یعنی میری) حمایت کرے آپ نے تبسم فرماتے ہوئے کہا اے عبدالقادر اس کی عرض قبول کر تو آپ نے ارشادِ نبوی صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے ان کی التماس قبول کر لی اور صبح کی نماز مصلّٰے حنبلی پر پڑھی اور اس دن امام کے علاوہ دوسرا کوئی مقتدی نہ تھا کہ جماعت کرائی جا سکتی آپ کے تشریف لانے سے ہی خلقت کا اس قدر ہجوم ہوا کہ تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ راوی کہتا ہے کہ اگر حضرت غوث اعظم رضی اللّٰہ عنہ اس دن مصلّٰی حنبلی پر نماز نہ پڑھاتے تو حنبلی مذہب صفحہ ہستی سے مٹ جاتا۔

مزار سے نکلکر

ایک دن حضور غوث اعظم رضی اللّٰہ عنہ امام احمد حنبل کی قبر کی زیارت کرنے کو اولیاء کرام کی جماعت کے ساتھ نکلے تو دیکھا کہ امام احمد ہاتھ میں ایک قمیض لیئے قبر سے نکلے اور غوث اعظم کو دی اور معانقہ کیا پھر فرمایا سید عبدالقادر علم شریعت وطریقت اور علم حال جاننے والے ایک آپ ہی ہیں۔ (رضی اللّٰہ تعالےٰ جلّ شانہٗ عنہم اجمعین)

(تفریح الخاطر صـ ۸۹)

فائدہ اس سے ثابت ہوا کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ حنبلی فقہ پر از خود کاربند نہیں ہوئے بلکہ بحکم حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہوئے ہیں۔

حنفیت سے تعلق

تفریح الخاطر میں ہے کہ۔

ذُکِرَ اِنَّ اَبَا حَنِیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِلْتَقٰی بِالرُّوْحَانِیَۃِ مَعَ الْغَوْثِ فَقَالَ یَا سُلْطَانُ یَا سَیِّدَ عَبْدِ الْقَادِرِ مَا السَّبَبُ اَنَّکَ اَخْتَرْتَ فِی الشَّرِیْعَۃِ مَذْھَبَ الْاِمَامِ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَمَا اخْتَرْتَ مَذْھَبِیْ وَ اَنَا مِنَ اسْتَفَاضَ مِنْ جَدِّکَ الْاِمَامِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ رَضِیَ اللّٰہُ

منقول ہے کہ عالم ارواح میں سیدنا غوث اعظم سے سیدنا امام غوث اعظم کی ملاقات ہوئی تو فرمایا اے سلطان اے سید عبد القادر کیا وجہ ہے کہ آپ نے امام احمد حنبل کی تقلید قبول کی اور میری تقلید اختیار نہ فرمائی حالانکہ میں آپ کے دادا امام جعفر رضی اللہ عنہ کا فیض یافتہ ہوں۔ اسکا جواب آپ نے وہی دیا جو اوپر مذکور ہے کہ نانا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہی ہے۔

ایک مخفی راز کا انکشاف

غیر مقلدین کی ٹولی نہ صرف معمولی دھوکہ کا دھندا کرتی ہے بلکہ چابکدستی سے بڑی بڑی کتابوں کو بزرگوں سے منسوب کر دیتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے نام دو کتابیں چھاپیں اور دیگر بزرگوں کی تصانیف میں عبارت گھسیڑ دیں اور حال ہی میں غیر مقلدوں نے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کتاب "غنیۃ الطالبین" کو اردو ترجمہ میں ڈھال کر مع متن کے چھاپا اور اتنا بہادری فرمائی کہ کتاب میں بیس تراویح کے بجائے آٹھ تراویح لکھ مارا تاکہ عوام سمجھیں کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ بھی ان غیر مقلدین کی طرح آٹھ تراویح پڑھتے تھے چنانچہ ملاحظہ ہو۔ وَھِیَ اِحْدَاءُ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً مَعَ الْوِتْرِ۔ اور تراویح وتر سمیت گیارہ رکعتیں ہیں۔ (غنیۃ الطالبین، مکتبہ سعودیہ کراچی ص ۴۳۹)

حالانکہ "غنیۃ الطالبین" دنیا کی کثیر الاشاعت مشہور کتاب ہے اور اس میں صاف لکھا ہے کہ صلوٰۃ التراویح سُنَّۃُ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلّم وھی عشرون رکعۃ نماز تراویح سنت ہے اور اس کی بیس رکعت ہیں۔ (غنیہ کے عربی متن اور اسکے فارسی اردو ترجمہ کے ہر نسخہ میں یہ عبارت انہی الفاظ کے ساتھ موجود ہے) لیکن سنگدل اور بددیانت وہابی نے عشرون بیس کا اصل لفظ اڑا دیا اور عبارت میں اپنی طرف سے احدیٰ عشرۃ (گیارہ) کا لفظ شامل کر کے مع الوتر کا بھی از خود اضافہ کر دیا۔ اس کی تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب "ہدیۃ السالکین"

سوال ۲: غنیۃ الطالبین میں بدمذاہب فرقے لکھے ہیں۔ ان میں یہ بھی لکھا ہے کہ حنفی بدمذہب ہیں اس لیے کہ وہ مرجئہ ہیں۔

الجواب ۲: اولاً کتاب کا انتساب صحیح نہیں جیسا کہ تفصیل سے ہم نے عرض کر دیا ہے۔ اگر ہو تو یہ عبارت کسی متعصب دشمن مذہب حنفی نے اس میں درج کی ہے اس کے متعلق چند شواہد ہیں۔

۱- حضرت علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمہ اللہ تعالٰی نے اس کتاب کا ترجمہ فارسی میں لکھا جب اسی عبارت یعنی مذکورہ سوال کے اعتراض والی عبارت کا ترجمہ لکھا تو اس پر ضروری نوٹ کے طور لکھا کہ "یہ عبارت کسی مبتدع نے ملا دی ہے۔

۲- یہی بات قرین قیاس بھی ہے جیسا کہ ہمارے دور میں کراچی کے غیر مقلدین نے غنیۃ الطالبین مترجم چھاپی تو اس میں تراویح کی جگہ پر آٹھ لکھدی۔

الجواب ۳: اسی کتاب غنیۃ میں ہے۔ ایک فصل والذی یؤمر بہ ولا ینکر علی حسن بیان۔ ص ۵۳ ج ۱۔ باندھ کر عوام کو تنبیہ فرمائی ہے کہ فقیہ اور واعظ پر لازم ہے کہ مسائل اختلافیہ (جنہیں ائمہ اربعہ نے بیان کیا ہے) کا انکار نہ کرے یعنی نہ شافعی المذہب حنفی پر اعتراض کرے اور نہ حنبلی شافعی پر وغیرہ وغیرہ۔ اس لیے کہ اس

طرح سے جماعت میں انتشار پھیلانا ہے اور وہ ناجائز ہے۔ الخ اصل عبارت یہ ہے

یکن لاحد ممن هو علی مذاهب الامام احمد والشافعی رحمهما الله الانکار علیه ...... ولا ینبغی للفقیه ان یحمل الناس علی مذاهبه ولا یتشدد علیهم وان ثبت هذا فالانکار انما یتعین فی خرق الاجماع ..... الخ

اس عبارت سے واضح ہوا کہ پیر پیران میر میران قدس سرہ کے نزدیک امام اعظم رضی اللہ عنہ صاحب حق اور سچے اور صحیح مذہب والے تھے۔ اور ثابت ہوا کہ مذکورہ بالا عبارت جعلی ہے یہ کسی بد مذہب متعصب کی کارروائی ہے یا مئودل ہے۔

الجواب ۴:۔ جامع الفتاوی ص ۲۳۵ ج ۲ میں مولانا نظام الدین ملتانی مرحوم لکھتے ہیں کہ کتب تواریخ و تصوف میں لکھا ہے کہ پیر صاحب مذہب حنفی کو اعلیٰ جانتے تھے اور آخری عمر کے حصہ کو اسی مذہب پر پورا فرمایا۔

الجواب ۵:۔ معترض نے اصل عبارت لکھی ہے اور نہ صفحہ کی نشاندہی کی ہے اگر اصل عبارت لکھتا تو بات کا تبنگڑ نہ بن جاتا۔

اصل عبارت یوں ہے واما الحنیفیه فهم بعض اصحاب ابی حنیفه ص ۹۰ ج بہرحال حنیفہ کے بعض اصحاب ابوحنیفہ مرجئہ تھے اور یہ ہمارے لیے نقصان دہ کب ہے۔ جبکہ اصحاب کا اطلاق دوستوں کے علاوہ مذہبی دم بھرنے والے پر بھی ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب کا دم بھرنے والے دور سابق میں بعض ایسے تھے جیسے زمخشری اور اس کے معتقدین و متعلقین و تلامذہ نہ صرف حنفیت کے مدعی تھے بلکہ بڑی بڑی تصانیف لکھیں جیسے قنیہ وغیرہ اسی طرح مرجئہ بھی اور ہمارے دور میں فرقہ دیوبندیہ حنفیۃ کا نہ صرف مدعی ہے بلکہ اصلی ٹھیکیدار بنا ہوا ہے یہاں تک کہ غیر مقلدین جب بھی ہم پر طعن و تشنیع کرتے

ہیں تو بریلوی کہتے ہیں حالانکہ ہمارے نزدیک بلکہ وہ خود معترف ہیں کہ وہ وہابی ہیں اور وہابیت خوارج کی شاخ ہے اس سے کوئی اگر خوارج (دیوبندی فرقہ) کے عقائد لکھ کر کہے کہ حنفی یہ کہتے ہیں تو جیسے یہ خوارج (دیوبندی فرقہ) کو لوگ حنفی سمجھیں گے۔ لیکن درحقیقت وہ حنفیت سے کوسوں دور ہیں ایسے ہی وہ اصحاب الحنفیہ بھی ایسے ہی مرجیہ ہونگے جیسے ہمارے دور میں دیوبندی حنفی ہیں۔

معمولات وعقائد کے متعلق ارشادات غوثیہ

سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ اگر آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام رفض تو میں سب سے بڑا رافضی ہوں ایسے ہی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مندرج ذیل عقائد ومعمولات کا نام وہابیت ہے تو سب سے بڑا وہابی اویسی ہے۔

وہابی غیر مقلدین ہمارے پیر بھائی

یہ کوئی مزاحیہ عنوان نہیں بلکہ موضوع رسالہ بھی یہی ہے کہ غیر مقلدین وہابی غنیۃ الطالبین سر پر رکھ کر ہر سنی (بریلوی، حنفی کو دکھاتے پھرتے ہیں کہ تمہارے غوث اعظم رضی اللہ عنہ نماز میں رفعیدین وغیرہ کرتے تھے فلہذا وہ وہابی تھے۔ بلکہ حضور قطب الاقطاب غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کے متعلق غیر مقلدین وہابیوں کے سردار اور مقتدی مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ ہم جماعت اہل حدیث کے افراد یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بڑے پکے موحد اور پورے متبع سنت تھے جن کو آج کل کی اصطلاح میں اہلحدیث کہا جاتا ہے۔ (اہل حدیث صہ ۳، ۷ جون ۱۹۴۰ء)

تبصرہ اویسی غفرلہ

آج کل کی اصطلاح برحق اس لیے کہ وہابی غیر مقلد انہی دنوں میں رجسٹرڈ ہوئی تھی ورنہ یہ اصطلاح تو خیر القرون سے چلی آرہی ہے ورنہ یہ وہابی اسی طرح کے اہلحدیث ہیں جیسے پرویزی، چکڑالوی (منکرین حدیث) اہل قرآن

اگر واقعی انہیں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں شمولیت کا شوق ہے تو بسر وچشم ودل ماشاد۔ اگر بقول انکے غوث اعظم ان کی جماعت کے تھے آیئے ہم سب پیر بھائی بن جائیں۔

فقیر اپنے وہابی پیر بھائیوں کے لیے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تصانیف سے انکے عقائد و معمولات مختصراً عرض کرتا ہے۔

اعتقاد اعتقاد کا درست کرنا واجب ہے کیونکہ یہ بنیاد ہے۔ فیکونُ علےٰ عقیدۃِ السّلفِ الصّالحِ اَھلِ السُّنّۃِ۔ پس وہ عقیدہ اہل سنت ہے جو سلف صالحین کا عقیدہ تھا۔ (غنیۃ الطالبین ص ۳۶، ۸)

فرقہ ناجیہ بہتر فرقوں میں سے نجات پانے والا فرقے کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں اَلفِرْقَۃُ النَّاجِیَۃُ فَھِیَ اَھْلُ السُّنَّۃِ والجَمَاعَۃِ نجات پانے والا فرقہ اہل سنت وجماعت ہی ہے۔

(غنیۃ الطالبین ص ۱۹۲)

تبصرہ اویسی میرے وہابی پیر بھائیوں کو محمد بن عبدالوہاب کے عقائد سے توبہ کر کے اہلسنت کے عقائد کا اعلان کرنا چاہیئے ویسے بھی وہ محمد بن عبدالوہاب سے منسوب ہونا گوارہ نہیں سمجھتے اسی لیے تو انگریز کو درخواست دی کہ ہم کو وہابی کہنے کے مجرم کو سزا دی جائے۔ اسی طرح بحکم غوث اعظم خود کو اب اہلحدیث کے بجائے اہلسنت کہلوائیں۔

لمبی داڑھی یا ایک مشت داڑھی حضرۃ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کَانَ یَقْبِضُ عَلیٰ لِحیَتِہٖ فما فضل عَنْ لِحیَتِہٖ جَزَّہٗ۔ اپنی داڑھی کو مٹھی سے پکڑتے تھے اور مٹھی سے زائد بالوں کو کاٹ دیتے تھے اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے تھے خُذُوْا

مَا تَحْتَ الْقَبْضَۃِ یعنی مشت سے زائد ڈاڑھی کے بال کاٹ دو۔

(غنیۃ الطالبین صـ ۳۳)

مونچھیں کٹوانے کا جواز اور منڈوانے کی ممانعت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ الشَّارِبَ وَلَاكِنْ فِيْ ذَالِكَ مُثْلَةٌ وَ ذَهَابًا لِبَهَاءِ الْوَجْهِ وَ جَمَالِهٖ وَ فِيْ بَقَاءِ اُصُوْلِ الشَّعْرِ زِيْنَةٌ وَ جَمَالٌ۔

جس شخص نے مونچھیں منڈوائیں وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اس واسطے کہ اس میں مُثلہ پن ہے اور چہرے کی رونق چلی جاتی ہے اور چہرے کی خوبصورتی اور زینت مونچھوں کی جڑوں کو باقی رکھنے میں ہے یعنی کٹوانے میں ہے منڈوانے میں نہیں۔ (غنیۃ الطالبین صـ ۳۳)

تبصرہ اویسی یکمشت سے زائد داڑھی اکثر کی حماقت کی نشانی ہے اور سنت بھی یکمشت ہے اسی لیے ہمارے پیر بھائی وہابیوں کو یکمشت سے زائد داڑھی کٹوانی چاہیئے اس پر جتنا خرچ آئیگا وہ فقیر اویسی ادا کریگا۔ اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

داڑھی مبارک داڑھی کا رکھنا سنت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ مرد کے لیے زینت بھی ہے یہی وجہ ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر زمانہ رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم تک اس کے خلاف کسی کو اعتراض نہ تھا یہاں تک کہ غیر مسلموں کے پیشواؤں کو بھی داڑھی والا پایا گیا انگریز نے محض اسلام دشمنی میں اس کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا جس میں کسی حد تک کامیاب ہو گیا لیکن مسلمانوں کے تمام فرقے اس کی اہمیت پر متفق رہے صرف حد بندی میں اختلاف رہا۔ اہل سنت مع مخالفے دیوبند قبضہ کے قائل تھے۔ غیر مقلدین قبضہ کی پابندی کے خلاف رہے مودودی نے آکر تمام حدیں توڑ دیں اب اس کی تقلید میں اہلسنت کے

بعض لیڈری مجتہد اس کے ساتھ گٹھ جوڑ کر رہے تھے۔ یہ ان کی حرمان نصیبی ہے۔ داڑھی کے متعلق فقیر کے متعدد رسائل شائع ہوئے اور امام اہل سنت مجدد دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین کی کتاب "اعفاء اللحیہ" سے بڑھ کر کوئی بڑی تحقیق نہیں لا سکتا۔ شائقین اس کا مطالعہ فرمائیں۔ فقیر مختصر مسئلہ کی توضیح میں عرض کرتا ہے۔

داڑھی کی مقدار

اہلسنت متقدمین ومتاخرین متفق ہیں کہ مٹھی بھر داڑھی رکھنا سنت ہے اسکے بعد صرف جائز ہے علماء کرام ومشائخ عظام کی اکثریت اسی مٹھی بھر کی قائل وعامل ہے بعض جواز پر بھی عمل کرتے رہے غیر مقلدین صرف اہلسنت کے ضد میں صرف جواز کے قائل ہیں۔ مودودی نے نیا راستہ نکالکر کہا کہ مٹھی سے کم بھی جائز ہے۔ آج کل فیشنی مولوی اور پیر سنی عموماً اور مودودی جماعت کے افراد اسی کے عامل وقائل ہیں۔ یاد رہے کہ احکام لحیہ کی روایات میں مطلق "اعفوا اللحی" داڑھیاں بڑھاؤ اور حضور علیہ السلام کے حلیہ مبارک میں بھی آپکے لیے کث اللحیہ" انبوہ دار داڑھی مبارک والے کا لفظ ہے حضرت عمر کے بارہ میں منقول ہے کان کث اللحیہ (استیعاب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارہ میں بھی کان عظیم اللحیہ (اصابتہ) کے الفاظ وارد ہیں۔

مدارج النبوۃ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

لحیۂ امیر المؤمنین علی پر می کرد سینہ را۔ وہمچنیں لحیۂ عمر وعثمان۔ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان کی داڑھیاں ان کے سینوں کو بھر دیتی تھیں۔

ان تمام روایات واقوال اور قولی وعملی تصریحات سے داڑھی کا بڑھانا اور لمبا کرنا ایک قبضہ امشت بھر کی تعمیم کرتی ہیں اور مذکورہ احادیث کی تخصیص کے لیے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ذاتی عمل پیش کرتی ہے جو بخاری شریف باب اللباس میں اس طرح منقول ہے۔

كان ابن عمر اذا حج او اعتمر قبض على لحيته فما فضل اخذه۔

ابن عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو داڑھی کا جو حصہ ایک قبضہ سے زیادہ ہوتا اسے کٹوادیتے۔

اسکے علاوہ ابوہریرہؓ کے بارے میں بھی ایسا ہی منقول ہے (ابوداؤد و نسائی وابن ابی شیبہ) حضرت ابن عمرؓ نے مقدار مسنون کی آخری حد کو اپنے عمل سے بیان فرمایا کہ داڑھی کٹوانے کی آخری حد ایک مشت ہے۔ یعنی ایک مشت سے زیادہ کٹوانا جائز ہے اور ایک مشت سے کم کرنا اور کٹوانا بالاتفاق حرام اور خلافِ اجماع ہے کئی علماء ومحققین نے حضرت ابن عمر کے اس عمل کو بیانِ جواز پر محمول کیا ہے اور اس طرح تمام روایات میں تطبیق بھی ہوجاتی ہے۔ اب اگر کوئی شخص داڑھی کٹوانا چاہے تو مٹھی بھر سے زیادہ بوجہ روایت ابن عمرؓ کٹوا سکتا ہے اور اس سے کم کٹوانا حرام ہے اور اگر بالکل نہ کٹوائے تو اولیٰ واحسن اور مختار ہے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص داڑھی کو مٹھی بھر سے زیادہ کٹوانا چاہے تو جائز ہے کیونکہ ابن عمرؓ سے ایسا ثابت ہے۔

مسائل فقہیہ اور وہابیہ

پیر صاحب نے نماز میں نیت کرنا زبان سے احسن لکھا ہے چنانچہ (غنیۃ الطالبین ص ۲) میں فرماتے ہیں وان تلفظ ذالك بلسانه كان احسن۔

وضو وتیمم کی نیت کے بارہ میں فرماتے ہیں فان ذكر ذالك بلسانه مع اعتقاده بقلبه كان قد اتى بالفضل ص ۶

اور نماز جنازہ کی نیت میں فرماتے ہیں۔ وصفتها ان يقول اصلى على هذا الميت فرضا على الكفاية۔

پھر غسل کی نیت میں فرماتے ہیں فان تلفظ بلسانہ مع اعتقادہ بقلبہ کان افضل۔

ان سب عبارات کا ماحصل ترجمہ یہ ہے کہ زبان سے نیت کرنا (نماز کی وضو کی تیمم کی جنازہ کی) افضل اور احسن ہے۔

اب دیکھو کس کی نماز موافق تعلیم بڑے پیر کی ہے ہم لوگ زبان سے نیت کرنا افضل اور احسن کہتے ہیں اور یہی پیر صاحب فرماتے ہیں مگر آپ ہیں کہ نیت کو بدعت کہتے ہیں تو آپ ہی انصاف فرمائیں کہ پیر صاحب کے موافق کون ہے۔

۲- پیر صاحب نے غنیہ میں گردن کا مسح وضو کی سنتوں میں لکھا ہے (دیکھو غنیہ صہ ۸) اور آپ ہیں جو اس کو بدعت کہتے ہیں آپ فرمایئے کہ پیر صاحب کے قول کے موافق کون ہے۔ ہاں یہ بھی یاد رہے کہ بدعت کو سنت جاننے والا کون ہوتا ہے۔ اور سنت کو بدعت کہنے والا کون۔ ذرا سوچ سمجھ کر جواب دینا۔

۳- پیر صاحب غنیہ صہ ۳۳ میں لکھتے ہیں۔ کہ زائر قبر شریف یوں دعا کرے اللّٰھم انی اتوجہ الیک بنبیک علیک سلامک نبی الرحمۃ یا رسول اللّٰہ وانی اتوجہ بک الی ربی لیغفرلی ذنوبی۔ اے خدا میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں بوسیلہ نبی پاک علیہ السلام جو نبی رحمت ہے یا رسول اللہ میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے ساتھ اپنے رب کی طرف تاکہ وہ میرے گناہ بخشے۔

پیر صاحب بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا رسول اللہ کہنا بلکہ آپ کے وسیلہ سے دعا مانگنا سکھاتے ہیں مگر وہابی ہیں جو اسے شرک کہتے ہیں۔

فرمایئے پیر صاحب ہمارے موافق ہوئے یا آپ کے

۴- غنیہ مری صہ ۳۴ میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح

ہے السلام علیکما یا صاحبی رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیک یا ابا بکر الصدیق السلام علیک یا عمر الفاروق۔ دیکھو پیر صاحب نے بلفظ یا مخاطب کرکے سلام کہنا درست لکھا ہے کیا آپ اسکے موافق ہیں؟

۵۔ غنیہ ص۳۶ میں پیر صاحب نے قیام تعظیمی مستحب لکھا ہے چنانچہ فرمایا ویستحب القیام للامام العادل اولوالدین داھل الدین والورع واکرم الناس۔ یعنی مستحب ہے کھڑا ہونا مستحب ہے یہ حضرت پیر صاحب کا ارشاد ہے۔ لیکن ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اس قیام کو جائز نہیں سمجھتے۔ پھر انصاف سے فرمائیں کہ وہ پیر صاحب کے موافق ہیں یا مخالف۔

۶۔ پیر صاحب جمعہ کے لیے ایسا گاؤں شرط صحت جمعہ لکھتے ہیں جس میں چالیس آدمی عاقل بالغ احرار رہتے ہوں چنانچہ فرماتے ہیں فکل من لزمتہ الصلوٰۃ الخمس یلزمہ فرض الجمعۃ اذا کان مستوطنا مقیما ببلد او قریۃ جامعۃ فیھا اربعین رجلا عقلاء بلغاء احرار۔

یعنی جس پر پانچ نمازیں فرض ہیں اس جمعہ بھی لازم ہے جب وطن میں مقیم ہو شہر میں یا ایسے گاؤں میں جس میں چالیس آدمی عاقل بالغ احرار ہوں لیکن وہابی ہر جگہ فرض کہتے ہیں۔ چالیس آدمی کی شرط نہیں مانتے تو پیر صاحب کے مخالف ہوئے یا نہ۔

۷۔ پیر صاحب نے غنیہ میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب کوئی مر جائے اور تم اس پر مٹی برابر کر دو تو چاہیئے کہ تم میں سے ایک اس کی قبر پہ کھڑا ہو اور کہے اے فلاں بن فلاں تحقیق وہ مردہ سنتا ہے اور جواب نہیں دیتا دیکھو پیر صاحب تو مردہ کا سننا نقل کرتے ہیں۔ لیکن آج یہ لوگ کہتے ہیں کہ مردہ نہیں سنتا۔

۸۔ غنیہ ص۹۵۳ میں پیر صاحب فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کو جائز

لکھتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں فالراجع من یرفع یدیہ بالدعاء الی اللہ اذا فرغ من الصلوٰۃ المکتوبۃ والخاسر ھوالذی خرج من المسجد بلا دعاء کر نفع اٹھانے والا شخص وہ ہے جس نے نماز فرض کے بعد فراغت حاصل کر کے دعا کے لیے اللہ تعالےٰ کے آگے ہاتھ اٹھائے اور خاسر وہ ہے جو مسجد سے بلا دعا نکل گیا۔

یہ پیر صاحب کا ارشاد ہے لیکن حضرات غیر مقلدین اسے بے ثبوت جانتے ہیں اب دیکھئے کون اس ارشاد پر عمل کرتا ہے اور کون اسکا مخالف ہے۔

۹- پیر صاحب غنیہ میں فرماتے ہیں ونومن بان المیت یعرف من تزورہ اذا تاہ - کہ ہمارا ایمان ہے کہ میت کے پاس جب کہ زائر آئے وہ اسے پہچانتی ہے یہ ہے پیر صاحب کا ارشاد لیکن غیر مقلدین نہیں مانتے۔

پیر صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے دن عرش پر اپنے پاس بٹھلائے گا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ واھل السنۃ یعتقدون ان اللہ یجلس رسولہ و نبیہ المختار علی سائر رسلہ و انبیائہ معہ علی العرش یوم القیمۃ۔ فرمائیے کیا آپ بھی یہ مانتے ہیں؟ ہرگز امید نہیں۔

۱۰- پیر صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دیکھا۔ چنانچہ فرمایا۔ ونومن بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای ربہ عز و جل لیلۃ الاسراء یعنی راسہ لا بفوادہ بعینی راسہ ولا فی المنام صہ ۱۵۹ مگر وہابیہ نہیں مانتے

۱۱- پیر صاحب دعا مانگتے ہیں کہ حق سبحانہ وتعالےٰ ان کو از روئے اعتقاد و عمل

امام احمد کے مذہب پر مارے اور اسی پر حشر کرے چنانچہ فرماتے ہیں قال الامام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی واماتنا علی مذھبہ اصلا و فرعا و حشرنا فی زمرتہ

(ص ۱۸۷)

اس سے معلوم ہوا کہ آپ حنبلی تھے۔ اکابر اہلحدیث نے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ پیر صاحب حنبلی تھے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ نے امام احمد کے مذہب کے اتباع میں جمعہ کی نماز کا وقت قبل از زوال لکھا ہے تو مقلد ہونے میں وہ ہمارے موافق ہیں وہ اپنے امام کی تقلید میں جو مسئلہ لکھتے ہیں وہ ہم پر حجت نہیں ہے۔ ہم اپنے امام کے مقلد ہیں۔ وہ اپنے امام کے اگر آپ کو پیر صاحب کا اتباع ہے تو مسائل مذکورہ بالا کے علاوہ تقلید میں بھی انکا اتباع کرو۔ امام صاحب کی تقلید اگر ناگوار ہے تو نہ سہی۔ امام احمد حنبل ہی کی کرو۔

۱۲- پیر صاحب فرماتے ہیں کہ جس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے یعنی ایک شخص امام صاحب کا مقلد ہو کر عاقلہ بالغہ کا نکاح بغیر ولی کرتا ہے یا نابیذ پیتا ہے تو امام احمد اور شافعی کے مقلد کو اس پر انکار جائز نہیں چنانچہ فرماتے ہیں اما اذا کان الشئی مما اختلف الفقہاء فیہ و ساغ فیہ الاجتہاد کشرب عامی النبیذ مقلد الابی حنیفۃ و تزوجہ امرءۃ بلا ولی ما عرف من مذھبہ لم یکن لاحد ممن ھو علی مذھب الامام احمد و شافعی الانکار علیہ۔ ص ۱۴۳-

دیکھو پیر صاحب امام اعظم کے مقلد کو امام کی تقلید سے روکنے کو منع فرماتے ہیں اگر انکے نزدیک تقلید آئمہ جائز ہوتی تو ایسا کیوں لکھتے معلوم ہوا کہ پیر صاحب مقلد کے لیے امام صحیح اور حق سمجھتے ہیں۔

۱۳- غنیہ کے صفحہ ۸۱ میں پیر صاحب ایک حدیث لکھتے ہیں جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب امام تکبیر کہے تو تکبیر کہو جب پڑھے تو چپ رہو۔ جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو آمین کہو۔ حدیث کے لفظ یہ ہیں۔ اذا کبر الامام فکبروا و اذا قرء فانصتوا و اذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تکبیر کے بعد جب امام الحمد پڑھے۔ مقتدی خاموش رہے جب ولا الضالین کہے تو آمین کہے اگر خاموش رہنا بوقت ضم سورۃ ہوتا تو فقولوا آمین کے بعد آتا ہے یہ حکم ولا الضالین پڑھنے سے پہلے آیا ہے اس لیے مقتدی کو خاموش رہنا پیر صاحب کے نزدیک لازم ہوا۔ ہاں پیر صاحب امام احمد بن حنبل کے مقلد تھے اور امام احمد قرأۃ سورۃ فاتحہ کو نماز میں فرض قرار نہیں دیتے ملاحظہ ہو جامع ترمذی۔

۱۴- پیر صاحب صفحہ ۱۰۵ میں فرماتے ہیں کہ گیارہ بار قل شریف اور قرآن شریف پڑھکر صاحب قبر کو اسکا ثواب بھیجے چنانچہ فرمایا۔ و یقرء احدی عشرۃ مرۃ قل هو اللّٰه احد وغیرها من القرآن و یهدی ثواب ذلك لصاحب القبر۔ لیکن اخبار اہلحدیث میں تصریح ہے کہ محدثین کے نزدیک قرآن کا ثواب مردہ کو نہیں پہنچتا دیکھو اخبار ۶ جولائی سنہ ۲۸ء اور ۱۰ اگست سنہ ۲۸ء اور ۲۹ مارچ سنہ ۲۹ء مگر پیر صاحب کے نزدیک پہنچتا ہے۔

۱۵- پیر صاحب صفحہ ۵۶۷ میں فرماتے ہیں کہ نماز تراویح بیس ہے چنانچہ فرمایا۔ و هی عشرون رکعۃ۔ لیکن آپ ہیں کہ بیس رکعت تراویح نہیں مانتے۔

۱۶- پیر صاحب غنیہ صفحہ ۹۰۷ میں خدا کے مقبولین کے ذکر میں فرماتے ہیں فیکون من امناء اللّٰه و شهداءه و اوارضه و شحنت عباده و بلاده و احباءه و اخلاءه۔ وہ شخص اللہ تعالٰے کے امینوں میں سے

ہو جاتا ہے اور اس کے گواہوں سے۔ اور اس کے استاد سے اور اسکے بندوں اور شہروں اور دوستوں یا ان کا نگہبان ہو جاتا ہے اسی مضمون کو آپ نے فتوح الغیب کے چوتھے مقالہ میں ذکر کیا ہے جہاں فرمایا ہے۔ فتکون شحنۃ البلاد و العباد۔ یہ ہے پیر صاحب کا ارشاد۔ کیا آپ بھی مقبولان بارگاہ الہی کو شحنۃ البلاد والعباد سمجھتے ہیں یا ایسا کہنا آپ کے نزدیک شرک ہے۔

۱۷۔ پھر صاحب فتوح الغیب مقالہ میں فرماتے ہیں بلک تنکشف الکروب و بلک تسقی الغیوث و بلک تنبت الزروع و بلک یدفع البلاء و المحن عن الخاص والعام۔ کہ تیرے وسیلے سے سختیاں دور ہونگی اور تیرے طفیل مینہ برسیں گے اور زراعتیں ہونگی تیرے ذریعہ سے بلائیں خاص و عام سے دور ہوں گی۔ آپ لوگوں کا بھی یہی عقیدہ ہے جو پیر صاحب فرماتے ہیں؟

۱۸۔ پیر صاحب فتوح الغیب مقالہ تیرھواں میں فرماتے ہیں۔ قال اللہ فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللہ لا الہ الا انا اقول للشی کن فیکون اطعنی اجعلک تقول للشی کن فیکون۔ اے ابن آدم میں اللہ ہوں کوئی معبود نہیں مگر میں۔ میں کہتا ہوں کسی شے کو ہو جا وہ ہو جاتی ہے تو میرا تابعدار ہو تو تمہیں بھی ایسا کر دونگا تو بھی کسی شئے کو کہے گا ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ کیا آپ بھی مانتے ہیں کہ خدا کے مقبول بندہ کو تکوین میں دخل ہے۔

۱۹۔ پیر صاحب غنیہ ص۹۹ میں فرماتے ہیں کہ ہر مرید کے لیے پیر لازم ہے چنانچہ فرماتے ہیں فلا بد لمن یرید اللہ عز و جل من شیخ علی ما بینا۔ کیا آپکا بھی کوئی پیر ہے؟ پھر پیر صاحب فرماتے ہیں کہ مرید کا اپنے شیخ میں اعتقاد ہونا چاہیئے کہ اس زمانہ میں میرے پیر سے زیادہ کوئی بزرگ

نہیں، تاکہ اس سے نفع اٹھائے۔

اب فرمائیے کہ موجودہ اہلحدیث کہلانے والے احباب کس پیر کے مرید ہیں اگر ہیں تو نعم الوفاق اگر نہیں تو پیر صاحب کے قول کے مخالف۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دعاوی مبارکہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بہت سے ایسے دعوے کئے جنہیں وہابی غیر مقلد کفر و شرک سمجھتے ہیں بلکہ ان کی اہلسنت سے لڑائی بھی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ان دعاوی کو حق تسلیم کرنے کی وجہ سے ہے۔ چند دعاوی یہاں عرض کر دوں۔

۱۔ شیخ المحدثین سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ زبدۃ الآثار میں لکھتے ہیں۔ قال رضی اللہ عنہ یا ابطال یا اطفال ھلموا وخذوا عن ھذا البحر الذی لا ساحل لہ وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی وان بؤبؤۃ عینی فی اللوح المحفوظ وانا غائص فی بحار علم اللہ۔ اے بہادر والے فرزند آؤ اور اس دریا سے کچھ لے لو۔ جس کا کنارہ ہی نہیں قسم ہے اپنے رب کی تحقیق نیک بخت اور بدبخت لوگ مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں اور ہمارا گوشہ چشم لوح محفوظ میں رہتا ہے اور میں اللہ کے علموں کے سمندروں میں غوطے لگا رہا ہوں۔

فائدہ یہ مقولہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا بہجۃ الاسرار سے منقول ہے اور بہجۃ الاسرار ملفوظات غوثیہ ایسے ہی مستند ہے جیسے کتب احادیث میں بخاری شریف۔

۲۔ قصیدہ غوثیہ میں آپکا شعر ذیل مشہور ہے۔

نظرت الی بلاد اللہ جمعا کخردلۃ علی حکم اتصالی

ہم نے اللہ کے سارے شہروں کو اس طرح دیکھ لیا جیسے چند رائی کے دانے۔

ہوتے ہیں۔ ۳۔ اور فرمایا۔ ؎

کسانی خِلعۃً بِطِرازِ عزمٍ

وَتَوَّجَنِی بِتیجانِ الکمالِ

یعنی ذرہ نواز خدائے قدوس نے مجھے اولوالعزمی کی پوشاک مرحمت فرمائی ہے جس پر نقش و نگار ہیں اور کمالیت کا تاج میرے سر پر رکھا ہے تمام ولیوں اور قطبوں کا مختار بنایا۔ میرا حکم ہر وقت اور ہر حال میں۔

۴۔ اور فرمایا۔ ؎

افلت شموس الاولین و شمسنا

ابدا علی افق العلی لا تغرب

ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ افق پر رہیگا اور کبھی غروب نہ ہوگا۔

انتباہ وہابی مانے یا نہ مانے غوث پاک رضی اللہ عنہ کا یہ دعویٰ نقد سودا ہے کہ جب سے غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ولایت کا غلغلہ چار دانگ عالم ہوا تا حال ہر روز نئی آن اور نئی شان سے آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ نے فرمایا۔ ؎

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر

یہ گھٹائیں اسے منظور ہے بڑھنا تیرا

ارشادات:۔ آپکے دیگر ارشادات بھی ملاحظہ ہوں۔

۱۔ وَالامَنّاءِ عَلَی السَّرَائِرِ وَالخَفِیَّاتِ۔ اللہ تعالٰی عزوجل نے اولیاء اللہ کو لوگوں کے دلوں کے بھیدوں اور نیتوں پر مطلع فرمایا ہے کیونکہ میرے نے ان کو دلوں کو ٹٹولنے والا اور پوشیدہ باتوں کا امین بنایا ہے۔

(غنیۃ الطالبین صہ ۸۳۱، ۸۳۲)

۲۔ اور فرمایا۔

ثُمَّ يَجْلِسُ عَلَى كُرْسِيِّ التَّوْحِيْدِ ثُمَّ يُرْفَعُ عَنْهُ الْحُجُبُ پھر ولی۔ توحید کی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اس سے تمام حجابات اور پردے دور کر دیئے جاتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین ص ۸۲۶)

فائدہ یہ وہ ارشاد ہے جسے وہابیہ کفر کے فتویٰ جاری کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

۳۔ ولایت پر فائز ہونے والے کو فرماتے ہیں۔

فَحِيْنَئِذٍ تُؤْمَنُ عَلَى الْأَسْرَارِ وَالْعُلُوْمِ وَالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّيَّةِ وَغَرَائِبِهَا وَيُرَدُّ إِلَيْكَ التَّكْوِيْنُ وَخَوَارِقُ الْعَادَاتِ الَّتِيْ هِيَ مِنْ قَبِيْلِ الْقُدْرَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْجَنَّةِ فَتَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ كَأَنَّكَ أُحْيِيْتَ بَعْدَ الْمَوْتِ فِي الْآخِرَةِ فَتَكُوْنُ كُلِّيَّتُكَ قُدْرَةً تَسْمَعُ بِاللّٰهِ وَتَنْطِقُ بِاللّٰهِ وَتُبْصِرُ بِاللّٰهِ وَتَبْطِشُ بِاللّٰهِ وَتَسْعٰى بِاللّٰهِ وَتَعْقِلُ بِاللّٰهِ۔

پس اس تم اسرار ہائے خفیہ علم لدنیہ اور اسکے عجائب و غرائب کے امین اور محرم بن جاؤ گے اور تمہیں کائنات کی تکوین اور اس پر تصرف حاصل ہو جائیگا اور تم سے قدرت کی قسم سے وہ خوارق عادات اور کرامات صادر ہوں گی۔ جو مومنین کو جنت میں حاصل ہوں گی۔ پس تم اس حالت میں ایسے ہوجاؤ گے گویا مرنے کے بعد آخرت میں زندہ کئے گئے ہو اور تم کو پوری قدرت حاصل ہوگی۔ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ سنو گے اسی کے ساتھ دیکھو گے اسی کے ساتھ بولو گے۔

تراویح ۱۔ نماز تراویح کے متعلق فرماتے ہیں کہ نماز تراویح نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت ہے۔ هِيَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً۔ اسکی تعداد بیس رکعات ہے۔

(غنیۃ الطالبین ص ۴۱۹)

ہاتھوں کو بوسہ دینا

إِنْ تَعَانَقَا وَقَبَّلَ أَحَدُهُمَا رَأْسَ الْآخَرِ وَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ التَّبَرُّكِ وَالتَّدَيُّنِ جَازَ

اگر دو شخص بغلگیر ہوں اور ایک دوسرے کا سر اور ہاتھ دیندار اور متقی ہونے کی بنا پر تبرکاً چومیں تو یہ جائز ہے۔ (غنیۃ الطالبین صـ۳۱)

قیام تعظیمی

يُسْتَحَبُّ الْقِيَامُ لِلْإِمَامِ الْعَادِلِ وَالْوَالِدَيْنِ وَالْوَرِعِ وَالْكِرَامِ النَّاسِ۔ عادل بادشاہ، والدین، دیندار، پرہیزگار اور بزرگ آدمی کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے۔ (غنیۃ الطالبین صـ۳۱)

اولیاء اللہ کو علم غیب

اولیاء اللہ کے علم غیب کے متعلق فرماتے ہیں۔

يُكْشَفُ لَهُمْ عَنِ الْمَلَكُوْتِ تُضِيءُ لَهُمْ أَنْوَاعُ الْعُلُوْمِ مِنَ الْجَبَرُوْتِ وَيُنْفِقُوْنَ غَرَائِبَ الْحِكَمِ وَالْعُلُوْمِ وَيَطَّلِعُوْنَ عَلَى مَا غَابَ عَنْهُمُ الْأَقْسَامِ وَالْحُظُوْظِ۔

اولیاء اللہ پر عالم ملکوت منکشف ہو جاتا ہے اور ان پر عالم جبروت کے کئی قسم کے علوم روشن ہو جاتے ہیں عجیب و غریب علوم اور حکمتیں ان پر القاء کئے جاتے ہیں اور کئی قسم کی غیبی خبروں سے مطلع ہوتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

۲- إِذَا طَلَبْتَ اللّٰهَ بِالصِّدْقِ أَعْطَاكَ مِرْآةً تُبْصِرُ فِيْهَا كُلَّ شَيْءٍ مِنْ عَجَائِبِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. جب تو اللہ کا سچائی سے طالب ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھے ایک باطنی آئینہ عطاء کریگا جس میں تو دنیا اور آخرت کے تمام عجائبات دیکھے گا۔ (غنیۃ الطالبین صـ، ۹۲)

۳- هُوَ عَزَّ وَجَلَّ اِطَّلَعَهُمْ عَلَى مَا أَضْمَرَتْ قُلُوْبُ الْعِبَادِ وَانْطَوَتْ عَلَيْهِ النِّيَّاتُ إِذْ جَعَلَهُمْ رَبِّيْ جَوَاسِيْسَ الْقُلُوْبِ۔ اسی کے ساتھ پکڑو گے۔ اسی کے ساتھ چلو گے اسی کے ساتھ سوچو گے۔

(فتوح الغیب عربی مقالہ نمبر ۴ غنیۃ الطالبین ص ۸۴۳)

۴۔ جب انسان فنا فی اللہ ہو جاتا ہے اور یہ ولایت اور ابدالیت کا انتہائی درجہ ہوتا ہے ثُمَّ قَدْ يُرَدُّ اِلَيْهِ التَّكْوِيْنُ فَيَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا يُحْتَاجُ اِلَيْهِ بِاِذْنِ اللّٰهِ پھر اس کو کائنات پر تصرف کرنے والا بنا دیا جاتا ہے پس وہ جس امر کی خواہش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی طرح ہو جاتی ہے۔

(فتوح الغیب مقالہ نمبر ۲۶)

۵۔ بِكَ تَنْكَشِفُ الْكُرُوْبُ وَبِكَ تُسْقَى الْغُيُوْثُ وَبِكَ تُنْبَتُ الزُّرُوْعُ وَبِكَ تُدْفَعُ الْبَلَايَا وَالْمِحَنُ عَنِ الْخَاصِّ وَالْعَامِّ

تمہارے طفیل لوگوں کے غم، تکالیف اور سختیاں دور ہو جائیں گی اور تیری دعا اور برکت سے بارش ہوگی۔ تیرے وسیلے سے کھیت اگائے جائیں گے اور تمہاری امداد سے خاص و عام بندوں کے مصائب و آلام اور بلیات دور کی جائیں گی۔

(فتوح الغیب مقالہ نمبر ۴)

قصیدہ غوثیہ شریف کا ایک ایک شعر وہابیہ کے لیے زہر قاتل سے کم نہیں چند اشعار تبرکاً ملاحظہ ہوں۔

(۱)

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ ۔ وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤْلِیْ

مجھے ہے سر قرآں سے نوازا تاج پہنایا ۔ جو کچھ مانگا مجھے دیتا رہا ہے خالق اکبر

(۲)

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا ۔ فَحُكْمِیْ نَافِذٌ فِیْ كُلِّ حَالِ

مجھے حق نے تمام اقطاب کا حاکم بنایا ہے ۔ مرا ہر حال میں حکم نافذ ہے زمانے پر

(۳)

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ ۔ لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

جو دریاؤں میں اپنا راز ڈالوں آب ہو غائب ۔ خدا کی شان سے سر بحر ہو نا پید پیدا بر

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فِيْ جِبَالٍ — لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

اگر ڈالوں میں اپنا راز پتھر کے پہاڑوں میں — تو ریگِ دشت کے ذروں میں گم ہو جائیں پس پس کر

(۵)

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فَوْقَ نَارٍ — لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِيْ

اگر ڈالوں میں اپنا راز لوگو! جسم بے جان پر — خدائے پاک کی قدرت سے اٹھے زندگی پا کر

(۶)

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ — تَمُرُّ وَتَنْقَضِيْ اِلَّا اَتَا لِيْ

زمانہ یا مہینہ ایسا دنیا میں نہیں آتا — غلامانہ سلامی جو نہ دے پہلے مرے در پر

(۷)

وَتُخْبِرُنِيْ بِمَا يَاْتِيْ وَيَجْرِيْ — وَتُعْلِمُنِيْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِيْ

مجھے ماضی و مستقبل سے خود آگاہ کرتا ہے — مرا تابع ہے سارا وقت چپ ہے منکر خود سر

(۸)

مُرِيْدِيْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ — وَاِفْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِيْ

مرے طالب تمہیں مست ہو اور گیت گاتا جا — مرے صدقے خدا کا فضل ہے تجھ پر جو چاہے کر

(۹)

مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّيْ — اَعْطَانِيْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِيْ

مرے طالب نہ ڈر اللہ میرا رب ہے او را نے — وہ دی رفعت کیا ہر آرزو سے مجھ کو بہرہ ور

(۱۰)

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِيْ تَحْتَ حُكْمِيْ — وَوَقْتِيْ قَبْلَ قَلْبِيْ قَدْ صَفَا لِيْ

خدا کے شہر میرا ملک ہیں میں ان کا حاکم ہوں — کہ تھا قبل از ولادت بھی مرا دل اوج صفوت پر

(۱۱)

نَظَرْتُ اِلٰى بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا — كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ اتِّصَالِ

خدا کے شہر سب کے سب میں یوں پیش نظر میرے — کہ جیسے سامنے ہوں رائی کے دانے ہتھیلی پر

مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّيْ — عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

کہاں مجھ سا عدو کش اور صاحب عزم میداں میں — کسی بدگو سے اے مرے مرید با صفا مت ڈر

تمت بالخیر